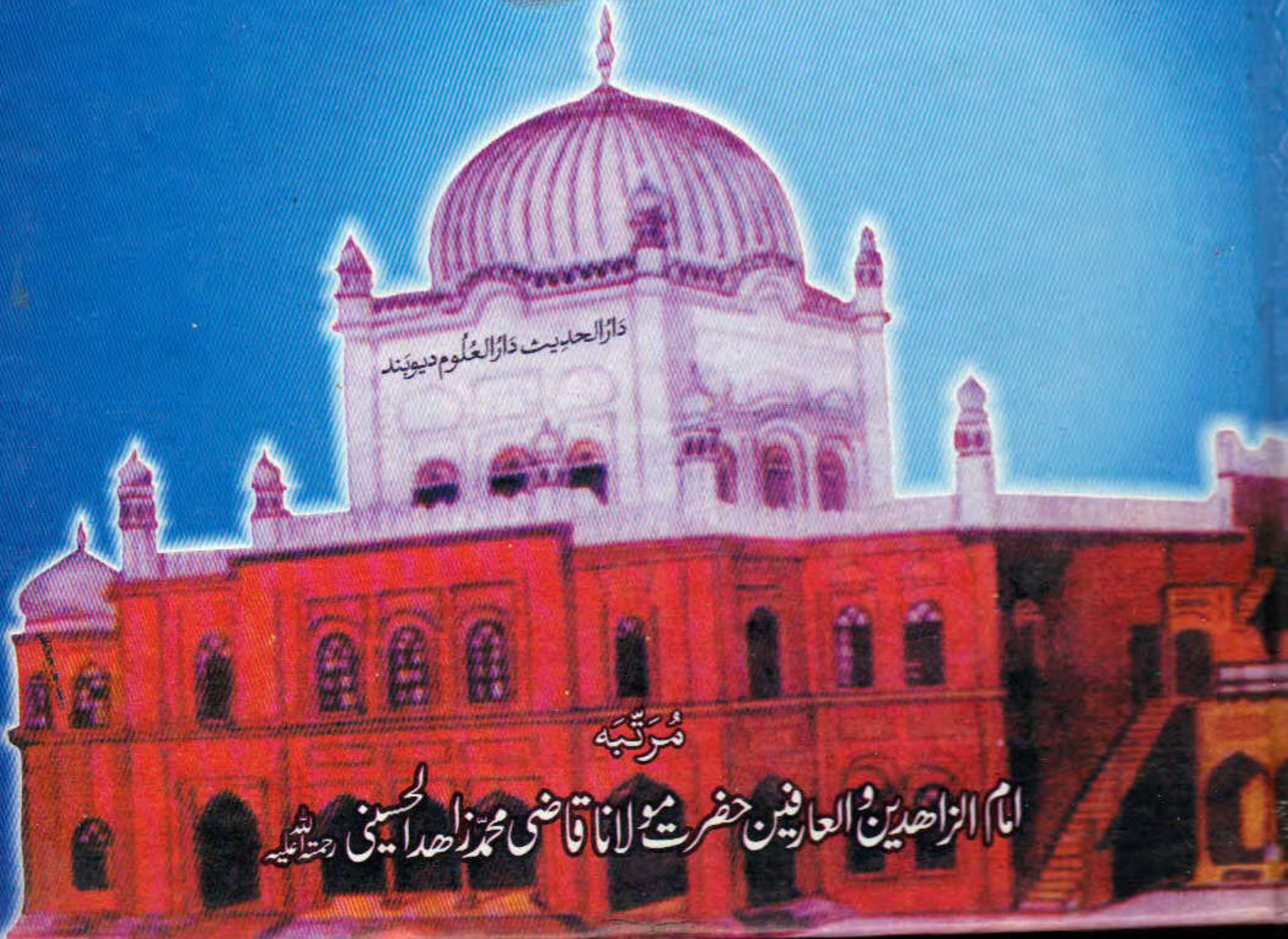
سوانح حیات قطب الارشاد والتکوین

شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی قدس اللہ سرہ

چراغِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم



مُرتّبہ

امام الزاھدین والعارفین حضرت مولانا قاضی محمد زاھد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ

اسیرانِ مالٹا کا تعارف

از

(محفوظ ریکارڈ انڈیا آفس لندن)

امیرِ قافلہ علمبردارانِ جہادِ حریت حضرت شیخ الہندؒ کے متعلق

① ۱۲۷، محمود الحسن مولانا، حضرت مولانا بھی کہا جاتا ہے۔ ریشمی خطوط کے مکتوب الیہ، مدرسہ اسلامیہ دیوبند کے صدر مدرس، تقدس اور پارسائی کے لیے مشہور، ان کے مُرید جن میں سرکردہ مسلمان بھی ہیں ہندوستان بھر میں ہیں۔ عبیداللہ کے اثر میں آنے سے ان کے خیالات تبدیل ہوئے، دیوبند میں ان کا مکان اتحادِ اسلامی کے سازشیوں کا گڑھ تھا۔ اسی شخص نے سیف الرحمٰن، فضل الٰہی، فضل محمود وغیرہ کو سرحد پار قبائل کو جہاد پر بھڑکانے کے واسطے بھیجا، ایس ایس اکبر جہاز کے ذریعہ وہ خود بھی تیرہ منحرف اشخاص کے ساتھ ۱۸ دسمبر ۱۹۱۶ء کو ہجرت کرکے عرب روانہ ہوگیا، عرب میں قیام کے دوران انہوں نے پے در پے کوشش کی کہ ہندوستان میں جہاد کے لیے حکومتِ ترکی ہمدردیاں حاصل کریں، انور پاشا، جمال پاشا اور غالب پاشا سے ملاقاتیں کیں اور فرمان حاصل کیے جن میں سے ایک فرمان محمد میاں عرف مولوی منصور کے ذریعہ ہندوستان اور آزاد علاقہ کے سازشیوں کو دکھانے کے بعد کابل پہنچایا گیا، ہندوستان میں اتحادِ اسلامی کی سازش میں مولانا کی راہنمایانہ قائدانہ شخصیت بڑی سرکردہ ہے، جنودِ ربانیہ کی فہرست میں وہ جنرل ہیں، ۲۰ ستمبر ۱۹۱۶ء کو شریفِ مکہ کے احکام سے ان کو گرفتار کرلیا گیا اور جدہ بھیجدیا گیا جہاں سے انہیں ۱۲ جنوری ۱۹۱۷ء کو مصر روانہ کردیا گیا۔ (تحریک شیخ الہند ص ۴۴۲)

(ضروری نوٹ) اس رپورٹ میں اور بعض دوسری سرسری کتابوں میں حضرت شیخ الہندؒ کا مولانا عبیداللہ سندھیؒ یا مولانا ابوالکلام آزادؒ کے "الہلال" سے متاثر ہونے کا ذکر کیا جاتا ہے یہ درست نہیں، حضرت شیخ الہندؒ کی تحریک تو حضرت نانوتویؒ کی اختیار کردہ تحریک تھی جو دارالعلوم کی بنا کی اصل غرض تھی۔

(۲) ۱۰۴:۔ جنودِ ربانیہ کی فہرست میں لیفٹیننٹ جنرل ہے، یہ خاندان اصل میں ضلع فیض آباد یُوپی کا ہے لیکن ۱۸۹۹ء کو حجاز ہجرت کر گیا تھا، مولوی حسین احمد مدنی مدینہ کے مفتی تھے، ہندوستان سے جانے سے پہلے وہ دیوبند میں مدرس تھے، مولانا محمود الحسن کا پکا مرید اور جہاد کا زبردست مبلغ ہے، دو سال ہوئے اپنے بھتیجے وحید کے ساتھ جو اس کے مرحوم بھائی ایم صدیق کا لڑکا ہے ہندوستان آیا تھا اور دیوبند میں مولانا محمود الحسن کے مکان میں چند ماہ قیام کرنے کے بعد وحید کو مدرسہ میں طالب علم کی حیثیت سے چھوڑ کر عرب واپس ہو گیا تھا، مدینہ میں مولانا محمود الحسن اس کے مکان میں ٹھہرے تھے شریف مکہ کے حکم سے ۲۰ر دسمبر ۱۹۱۶ء کو یا اس کے لگ بھگ اسے مکہ میں گرفتار کر لیا گیا تھا اور جدہ بھیجدیا گیا تھا جہاں سے اُسے ۱۲ر جنوری ۱۹۱۷ء کو مصر روانہ کر دیا تھا۔

(۳) ۹۶:۔ عزیر گل پسر شہید گل کا کاخیل پٹھان درگائی شمالی مغربی سرحدی صوبہ میں رہتا ہے، بڑا آتشیں مزاج ہے، جب وہ دیوبند میں طالب علم تھا اُسی وقت سے مولانا محمود الحسن کا پکا مُرید ہو گیا تھا، بڑا اہم سازشی ہے، ہجرت کا بڑا خواہشمند ہے، اُن لوگوں میں سے ایک ہے جنہوں نے ہمیشہ مولانا کو اکسایا ہے کہ وہ جہاد کے لیے ہجرت کر جائیں، وہ دیوبند میں خفیہ جلسوں میں شریک ہوا کرتا تھا اور ستمبر ۱۹۱۵ء میں مولانا محمود الحسن کے ہمراہ عرب گیا تھا، اس کے سفرِ حجاز سے قبل مولانا محمود الحسن نے اس کو آزاد علاقہ میں بھیجا تھا کہ حاجی صاحب، سیف الرحمٰن اور دوسرے منحرف لوگوں کو مطلع کر سکے کہ حضرت مولانا کا ارادہ ہندوستان سے ہجرت کا ہے، نیز لڑائی اور جہاد کی تیاریوں کا مشاہدہ کر سکے، وہ حضرت مولانا کے ہمراہ اس وقت بھی ٹھہرا تھا جبکہ اُن کے اکثر پیرو اور مریدین ہندوستان کو واپس کروائے گئے، یہ کہا جاتا تھا کہ عُزیر گل انور پاشا، جمال پاشا کے فرمان لے کر عنقریب ہندوستان آئے گا اور اس فرمان کو افغانستان لے جانا ہوگا، لیکن بعد کی تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو مکہ میں شریفِ مکہ کے حکم سے ۲۰ دسمبر کو یا اس کے لگ بھگ گرفتار کر لیا گیا اور جدہ بھیجدیا گیا جہاں سے ۱۲ر جنوری ۱۹۱۷ء کو اسے مصر روانہ کر دیا گیا، جنودِ ربانیہ کی فہرست میں مولوی عزیر گل کا نام لے کر اسے کرنل دکھایا گیا ہے۔

(۴) ۲۱۳:۔ وحید، مولوی عبید اللہ نے واقعات مابعد جدہ کے بیان میں جو خط لکھا ہے اُس میں یہ نام آیا ہے، وحید ایم صادق احمد مرحوم کا لڑکا ہے جو پہلے فیض آباد یُوپی میں رہتے تھے، ان کا سارا خاندان ۱۸۹۹ء کو عرب ہجرت کر گیا تھا، مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ اس کے چچا ہیں دو برس ہوئے

وہ اپنے چچا حسین احمد کے ہمراہ ہندوستان آیا تھا اور آخر الذکر کی واپسی کے بعد بطور طالب علم مدرسہ دیوبند میں ٹھہرا رہا، مولانا محمود الحسن کے ہمراہ ستمبر ۱۹۱۵ء میں حجاز کو چلا گیا۔

(۵) حکیم نصرت حسین کا ذکر اس ریکارڈ میں نہیں، یہ اگرچہ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کی تحریک میں عملاً شریک نہ تھے مگر حضرت کے اس قدر جان نثار خادم تھے کہ یہ حج کے لیے گئے تھے، جب حضرت شیخ الہند کو گرفتار کر لیا گیا تو یہ بھی گرفتار کر لیے گئے، انگریزوں کی طرف سے مقرر کردہ سی آئی ڈی کے مسلمان افسر نے ان سے کہا کہ میں آپ کی سفارش کر کے آزاد کرا سکتا ہوں شیخ کا ساتھ چھوڑ دیں، مگر آپ نے انکار کرتے ہوئے حضرت شیخ الہند کی رفاقت کو ہر تکلیف پر ترجیح دی اور اسیرِ مالٹا ہو گئے، تقدیرِ خداوندی سے مالٹا ہی میں وفات پا گئے، آپ کا مزار مالٹا میں ہے، ان کے کچھ حالات آئندہ صفحات میں آ رہے ہیں۔

ان حضرات کو مالٹا میں مندرجہ ذیل نمبر الاٹ کیے گئے (۱) حضرت مولانا شیخ الہندؒ ۲۲۱۹۔
(۲) حضرتِ مدنیؒ ۲۲۱۷ (۳) حضرت مولانا عزیر گلؒ ۲۲۱۵ (۴) وحید احمد ۲۲۱۸
(۵) حکیم نصرت حسین ۲۲۱۲۔

اسیرانِ مالٹا کے مختصر حالات رہائی کے بعد

حضرت شیخ الہندؒ اور حضرت مدنیؒ کے حالات تو تفصیل کے ساتھ اس کتاب میں مذکور ہیں، جبکہ حکیم نصرت حسین شہید کے حالات بھی ذکر ہو چکے ہیں البتہ حضرت مولانا عزیر گل صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حالات کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے:۔

—— آپ رہائی کے بعد کافی زمانہ آستانہ شیخ الہندؒ پر بطور خادم کے قیام پذیر رہے پھر رڑکی کے دینی مدرسہ میں صدر مدرس کے طور پر رہے۔ اسی قیام میں انگریزی دور کے کمانڈر انچیف لارڈ کچنر کے خاندان کی ایک بیوہ سے جو دینِ حق کی تلاش میں وہاں مقیم تھی اُس کی خواہش پر نکاح فرمایا۔ پھر آخر اپنے آبائی گاؤں میاں کلے (میاں خاندان کی بستی) میں آ کر قیام پذیر ہو گئے، اہلیہ محترمہ نے سب آرام آپ کی خدمت پر قربان کر کے آخر تک خدمت کی سعادت حاصل کی اور قرآنِ عزیز کا انگریزی میں ترجمہ لکھا، آخر اسی گھر میں ۱۷ اکتوبر ۱۹۶۶ء کو انتقال فرمایا، جبکہ حضرت مولانا کی بقیہ زندگی روحانی مقامات کے طے کرنے میں گذری ۱۹۸۱ء ۱۷ ربیع الثانی ۱۴۰۱ھ کو وہیں خُلدِ آشیاں ہو گئے۔ نور اللہ قبورھم

مولانا وحید احمد صاحب حضرتِ مدنیؒ ہی کی تربیت میں تھے، ۱۹۲۴ء میں حضرتؒ نے آپ کی